اولاد کی تعلیم وتربیت

(علماء نفسیات کے تجربات کی روشنی میں)

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

(صدر جمعیت پیام امن لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن

ندوہ روڈ، ڈالی گنج لکھنؤ، یوپی، الھند

جملہ حقوق محفوظ

نام : اولاد کی تعلیم وتربیت علماء نفسیات کے تجربات کی روشنی میں

مصنف : مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

ناشر : مکتبہ پیامِ امن، ندوہ روڈ ڈالی گنج لکھنؤ

اردو ایڈیشن : پہلی بار

تعداد کتب : ۱۰۰۰

سال : ۲۰۱۸

قیمت : ۳۰

Writer : Mufti Mohd Sarwar Farooqui Nadwi

Publisher : Maktaba Payam-e-Amn, Nadwa Road,Daliganj,lucknow.

Website: www.islamicjpamn.com

E-Mail: tasneemlko2012@gmail.com, ataullah2012@gmail.com

Phone No. 9984490150, 9919042879

ملنے کے پتے

۱۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ)

۲۔ نیو سلور بک ایجنسی، 14، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی

۳۔ الفرقان بکڈ پو، نظیر آباد ۳۱ (لکھنؤ)

۴۔ سبحانیہ بک ڈپو، نیا محلہ، جبلپور، مدھیہ پرادیش، 9424708020

۵۔ ستیہ فاؤنڈیشن 5 182-A گرین لینڈ کیمپس، پوکھر پور، کانپور

فہرست

پیش لفظ ۶
اولاد کی تعلیم وتربیت ۷
بچہ کی پیدائش پر مبارکباد ۸
بچے کے کان میں اذان ۸
بچے کی تحنیک ۹
بچے کا نام ۹
بچے کا عقیقہ ۹
لڑکے اور لڑکی کے عقیقہ میں بکروں کی تعداد ۱۰
بنیادی اصولوں کی تعلیم ۱۰
سات سال کی عمر میں نماز کا حکم ۱۱
باپ کے ذمہ عمدہ ادب سکھانا ۱۱
باپ پر بچے کا حق ۱۲
بچے کی صحبت ۱۲
بچے کی عادات ۱۲
اسلامی تعلیمات ۱۳
بچے میں جزأت کا جزبہ ۱۳
ماں کا فرض ۱۴
حقوق کی ادائیگی ۱۴
ایثار کا جزبہ ۱۵
اللہ کے حاضری کا یقین ۱۵
جنسی تربیت ۱۵

علم بقدر ضرورت فرض ہے ۱۵
بچوں کے مختلف کھیل ۱۶
تربیتی اصول علماء نفسیات کی نظر میں ۱۷
بچپن سے جوانی تک کے مراحل ۱۷
پہلا مرحلہ (ایک سے سات برس تک) ۱۷
تین سال تک ۱۸
کھیل کی عادت ۱۸
ضد کی عادت ۱۸
توڑ پھوڑ کی عادت ۱۹
بچے کا غصہ ۱۹
مشاہدات اور تجربات ۲۰
دوسرا مرحلہ (سات سال سے ۱۲ سال تک) ۲۱
بچے کی دلچسپی ۲۱
تیسرا مرحلہ (۱۲ سے ۱۵ سال تک) ۲۲
چوتھا مرحلہ (۱۵ سے ۱۷ سال تک) ۲۲
عمر کے لحاظ سے بچے کی صلاحیتیں ۲۳
سمجھدار مربی ۲۷
بچوں کی تربیت کا انداز واسلوب ۲۷
تربیت سے متعلق چند نکات ۲۷
بچوں کی انفرادیت ۳۱
بچہ اور سبق ۳۱
بچوں کی قسمیں ۳۲

موروثی صلاحیت.. ۳۲
بچوں کے ساتھ اچھا برتاؤ.. ۳۲
پھسڈی پن کے اسباب.. ۳۳
ظالمانہ رویہ... ۳۴
بھگوڑا پن... ۳۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین۔ أما بعد:

بچوں سے محبت وشفقت ایک فطری جذبہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے والدین کے دلوں میں رکھا ہے جس کی وجہ سے بچوں کی دیکھ ریکھ کی زحمت برداشت کرنا ان پر رحمت وشفقت کرنا اور ان کی ضروریات کا اہتمام کرنا یہ سب چیزیں نفسیاتی طور پر والدین میں موجود ہوتی ہیں اگر ایسا نہ ہو تو روئے زمین سے انسان کا وجود ہی ختم ہو جائے یہی وجہ ہے کہ والدین جذبۂ رحم کی وجہ سے اپنی ان تمام ذمہ داریوں اور فرائض کو پورا کرتے ہیں جو بچوں کی پرورش ونگرانی کے سلسلہ میں ان پر عائد ہوتی ہیں۔

ابتدائی دور میں والدین کے ذمہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا تعارف اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آخرت میں اعمال کے پیشی کا جذبہ پیدا کردیں اور نفسیات کے ماہرین کے تجربہ سے فائدہ اٹھا کر اپنے بچے کی تعلیم وتربیت کو بہتر بنانے کی کوشش کرے۔

اسی جذبے کے پیش نظر ایک مضمون رسالہ کے لئے لکھا گیا تھا بعد میں افادہ عام کی غرض سے ایک رسالے کی شکل میں شائع کیا جارہا ہے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ امت کے بچوں کو قبول فرما کر ہدایت والے راستے پر چلنے کے اسباب کے ساتھ صحیح تعلیم وتربیت کی توفیق نصیب فرمائے۔ والسلام

محمد سرور فاروقی ندوی
دار العلوم، ندوۃ العلماء، لکھنؤ
۱۲/۲/۲۰۱۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اولاد کی تعلیم وتربیت

اسلام ایک عالمی دین ہے جو قیامت تک کے تمام انسانوں کے ہر طبقہ کی رہنمائی کرتا ہے اور ہر ایک کی ذمہ داری اور ان کے حقوق متعین کرتا ہے جس میں پہلا حق حقوق اللہ ہے اور دوسرا حقوق العباد، حقوق العباد میں ماں باپ کے حقوق کے بعد اہم حق اولاد کا آتا ہے جس میں اولاد کی نشونما میں تعلیم کے ساتھ تربیت کو لازم قرار دیا گیا ہے جس کی طرف اس وقت خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

قرآن مجید میں اولاد کے حقوق وواجبات کا ذکر، مختلف سورتوں میں جیسے سورہ فرقان آیت نمبر: ۷۴، سورہ احقاف آیت نمبر: ۱۵، سورہ طٰہٰ آیت نمبر: ۱۳۲ میں نہایت اہتمام کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ سورہ تحریم آیت نمبر ۶ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ۔ (سورہ التحریم:۶)

ترجمہ: ’’اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو (جہنم کی) اس آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے‘‘۔

سورہ تحریم کی مذکورہ بالا آیت کی تفصیل وتشریح میں دفتر کے دفتر لکھے جا سکتے ہیں۔ یہ آگ جہنم کی آگ ہے مگر اس سے مقصود ان تمام برائیوں، خرابیوں اور ہلاکتوں سے ان کی حفاظت ہے، جو بالآخر انسان کو دوزخ کی آگ کا مستحق بنا دیتی ہیں جس سے اپنے ماتحتوں کو محفوظ رکھنا ہر ذمہ دار کا فریضہ ہے۔

● احادیث کی مستند کتابوں خاص طور سے بخاری و مسلم اور ترمذی وابوداؤد میں اولاد کی تربیت سے متعلق ابواب، ادائے حقوق اولاد کا بیان بہت ہی جامعیت کے ساتھ

موجود ہے، مختصر یہ ہے کہ کتاب وسنت اور آثار واقوال کی روشنی میں ماں باپ اور وارثان پر ان کی اولاد (لڑکے لڑکیاں) کے بہت سے حقوق وواجبات عائد ہوتے ہیں، اور کیوں نہ ہوں اس لئے کہ والدین کی اصل پونجی وسرمایہ تو اولاد ہی ہوا کرتی ہے اگر ماں باپ نے اولاد کی صحیح تعلیم وتربیت کی تو اولاد ماں باپ کے لئے دنیا وآخرت میں سرخروئی کا ذریعہ بنتا ہے اور اگر اس کے برعکس ہوا تو انجام دونوں جگہ ذلت کا ہوتا ہے۔

بچہ کی پیدائش پر مبارکباد

حضرت حسینؓ سے مروی ہے کہ بچہ کی پیدائش پر ان الفاظ میں مبارکباد پیش کرے:

’’اللہ تعالیٰ آپ کے اس بچہ کو مبارک کرے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے کی توفیق ہو اور یہ بچہ آپ کا فرماں بردار اور نیک ہو اور جوانی کو پہنچے‘‘ مبارک باد پیش کرنے کے لئے لڑکا یا لڑکی میں تفریق نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ لڑکی کی پیدائش پر مزید خوشی کا اظہار کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ رسول کریم ﷺ بچیوں کی پرورش پر خصوصی فضیلتیں بیان فرمائی ہیں۔

بچے کے کان میں اذان

● اس طرح پیدائش کے فوراً بعد بچے کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔ چنانچہ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں حسن بن علی رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے، تو آپ ﷺ نے ان کے کان میں اذان دی نیز حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حسن بن علی رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے ان کے داہنے کان میں اذان دی اور بائیں کان میں اقامت کہی۔

بچے کی تحنیک

●اسی طرح نومولود بچے کے سلسلہ میں تحنیک بھی ہے اور تحنیک کا مطلب ہے کھجور کو چبا کر بچے کے تالو پر لگا دینا اور ساتویں دن اس کے سر کے بال مونڈنے اور ان بالوں کے برابر چاندی فقراء پر صدقہ کرنے کو مستحب قرار دیا گیا ہے۔اسی طرح اچھا سا نام ساتویں دن رکھا جائے اور بعض حدیثوں سے اس کا ثبوت ملتا ہے کہ بچے کا نام پیدا ہوتے ہی رکھنا چاہئے اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ فوراً رکھنا ضروری نہیں ہے۔خواہ اس کا نام پیدا ہوتے ہی رکھ دیا جائے یا تین دن بعد، یا ساتویں دن رکھا جائے جس دن اس کا عقیقہ ہو سب کی گنجائش ہے۔

بچے کا نام

●امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان احبّ اسمائکم الی اللّٰہ عزوجل عبداللّٰہ وعبدالرحمٰن

''اللہ کو تمہارے ناموں میں سب سے زیادہ محبوب نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے''

●اگر ماں اور باپ کے درمیان بچے کا نام رکھنے کے سلسلہ میں اختلاف ہو جائے تو ایسی صورت میں نام رکھنا باپ کا حق ہے۔

بچے کا عقیقہ

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مع الغلام عقیقة فاهریقوا عنه دما و امیطوا عنه الاذی (بخاری)

''بچے کے پیدا ہونے پر عقیقہ کرنا چاہئے۔لہٰذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس بچے سے گندگی کو دور کرو''

لڑکے اور لڑکی کے عقیقہ میں بکروں کی تعداد

رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

عن الغلام شاتان مکافئتان وعن الجاریة شاة (ترمذی)

''لڑکے کی طرف سے دو برابر کے بکرے یا بکری ذبح کئے جائیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا یا بکری''۔

اس طرح جب بچہ سمجھدار ہونے لگے تو والدین کی ذمہ داری اور بڑھ جاتی ہے کہ اسے ہر موڑ پر نگرانی کرتا رہے جس طرح ایک مالی درخت کی نگرانی کرتا ہے کبھی اسے پانی دینا ہوتا ہے تو کبھی اس کی خراب ڈالیوں کو جو ٹیڑھی میڑھی ہو رہی ہوں کاٹنا پڑتا ہے اسی طرح اولاد کی تربیت میں بھی ضروری ہے کہ اس کی (ا) ایمانی، اخلاقی، جسمانی، عقلی، نفسیاتی، معاشرتی اور جنسی تربیت پر پوری توجہ دیں۔

بنیادی اصولوں کی تعلیم

● جب بچہ میں شعور و سمجھ پیدا ہو تو، اسی وقت سے اس کو ایمان کی بنیادی باتیں اور اصول سمجھانا چاہئے اور جب تھوڑا اور بڑا ہو جائے تو اسے شریعت مطہرہ کے بنیادی اصولوں کی تعلیم دی جانی چاہئے۔

● حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

افتحوا علیٰ صبیانکم اول کلمة بلآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (حاکم)

''اپنے بچوں کو سب سے پہلے کلمہ لَا اِلٰہ اِلا اللہ سکھاؤ'' اس کا راز یہ ہے کہ بچے کے کان میں سب سے پہلے کلمۂ توحید پڑے جو شعار اسلام ہے۔

''حضرت جریر اور ابن منذر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچو۔ اور اپنی اولاد کو اوامر پر عمل کرنے اور ممنوعات سے بچنے کا حکم کرو۔ اس لئے کہ یہ خود تمہارے لئے اور تمہاری اولاد کے لئے آگ سے بچنے کا ذریعہ ہے“۔

سات سال کی عمر میں نماز کا حکم

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مروا اولادکم بالصلوٰۃ و ھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر وفرقوا بینھم فی المضاجع“۔

”اپنی اولاد کو سات سال عمر ہونے پر نماز کا حکم کرو، اور نماز نہ پڑھنے پر ان کو مارو جب وہ دس سال کے ہو جائیں۔ اور ان کے بستر الگ الگ کردو“۔ (حاکم، ابوداؤد)

باپ کے ذمہ عمدہ ادب سکھانا

● اخلاقی تربیت میں وہ تمام اخلاقی بنیادی باتیں سکھنا بچے کے لئے ضروری ہے کہ جب وہ زندگی کے سمندر میں قدم رکھے تو وہ تمام فضائل وکمالات کا مجموعہ ہو چنانچہ بچپن میں جب نوعمری ہی سے ایمان باللہ پیدا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کے ذکر کی اس کو عادت ہوگی اور اس سے مدد مانگنے اور اس کے سامنے گردن جھکانے کا عادی ہوگا تو ہر فضیلت اور ہر شریفانہ اخلاق کو اختیار کرنے کا اس میں فطری ملکہ اور وجدانی شعور واحساس پیدا ہوگا۔ اس کی اہمیت پیش نظر رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

● نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کسی باپ نے اپنے بیٹے کو عمدہ اور بہترین ادب سے زیادہ اچھا ہدیہ نہ دیا۔ (ترمذی)

باپ پر بچے کا حق

● نیز رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ اپنے بچوں کا اکرام کرو اور انہیں اچھی تربیت دو۔ (ابن ماجہ)

● نیز رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بچے کے باپ پر یہ حق ہے کہ وہ اس کو اچھی تربیت دے اور اس کا نام اچھا رکھے۔ (بیہقی)

● توحید کے بنیادی اصول کو بچے کے اندر راسخ کرنے کے سلسلہ میں مربی اپنی اہم ذمہ داری کو پوری کرے تاکہ بچہ الحادی تعلیمات اور خطرناک لادینی نظریات وافکار سے بچ سکے۔ نیز مربی کو اس پر بھی نظر رکھنی چاہئے کہ بچہ کون سی کتابیں اور رموبائل کے کن موضوعات میں دلچسپی لیتا ہے۔ پس اگر ایسی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہو یا ویڈیو کا عاشق ہو جن سے گمراہی ولادینی اور فحاشی الحاد ومسیحیت وغیرہ کی بو ہو، تو پھر اپنے بچے کو اس سے دور رکھے اور اس کے ضرر سے اس کو آگاہ کردے۔

بچے کی صحبت

مربی کو چاہئے کہ اس بات کا بھی خیال رکھے کہ بچہ کس قسم کے ساتھیوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے۔ اور کن جماعتوں اور پارٹیوں سے تعلق رکھتا ہے پس اگر ان میں بددینی اور زیغ و الحاد کا مرض ہے تو بچے کو ان سے دور رکھنے کی نہایت سمجھداری کے ساتھ سعی کرنا چاہئے۔

بچے کی عادات

اسی طرح مربی بچے میں سچ بولنے کی عادت پر نظر رکھے۔ یعنی اگر وہ دیکھے کہ بچہ وعدہ خلافی کرتا ہے یا بات چیت میں جھوٹ سے کام لیتا ہے تو اس کو چاہئے کہ بچہ جیسے ہی جھوٹ بولے اسی وقت اس کی اصلاح کرے۔ اسی طرح مربی کو امانت داری کے وصف کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ پس اگر بچہ معمولی چوری بھی کرے تو مربی کی ذمہ داری ہے کہ

فوراً اس کی طرف توجہ کرے اور اس مرض کا علاج کرے۔

● مربی کو چاہئے کہ بچہ اگر گالی بکتا ہے اور زبان سے برے کلمات نکالتا ہے تو حکمت و دانائی سے اس کی اس عادت کا علاج کرے۔ اس کے سامنے با اخلاق بچوں کے اوصاف بیان کرے تاکہ وہ اچھے اخلاق وصفات کی طرف مائل ہو۔

اسلامی تعلیمات

● اسی طرح کھانے پینے اور سونے جاگنے میں حفظان صحت کے ان اصولوں کا خیال رکھے جن کا اسلام نے حکم دیا ہے۔ کھانے کے سلسلہ میں مربی کو چاہئے کہ وہ بچے کو بدہضمی سے بچائے اور ضرورت سے زیادہ کھانے پینے سے روکے اور کھانا ہضم ہونے سے پہلے نہ کھانے دے۔ اور اسے دو یا تین سانس میں پانی پینے کی تعلیم دے اور برتب میں سانس لینے سے روکے۔ اور کھڑے ہو کر اور بائیں ہاتھ سے پانی پینے سے روکے۔ سونے کے سلسلہ میں بچے کو داہنی کروٹ پر لیٹنے کا حکم دے اور کھانا کھا کر فوراً سونے سے منع کرے۔ غرض مربی کو ان تمام چیزوں پر نظر رکھنی چاہئے جو جسم کو تباہ اور صحت کو برباد کرنے والی ہیں۔ مثلاً مخدارات (سُن کرنے والی) اور منشیات (نشہ لانے والی چیزوں) کا استعمال، سگریٹ نوشی، مشت زنی، زنا ولواطت وغیرہ۔ نیز مربی کو چاہئے کہ بچے میں جس کسی بیماری کا اثر یا علامت ظاہر ہو تو علاج کے لئے کسی ماہر طبیب کی طرف رجوع کرے۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا رشاد ہے:

"اے اللہ کے بندو! علاج کرو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر یہ کہ اس کے لئے دوا وشفاء بھی نازل فرمائی ہے" (احمد)

بچے میں جرأت کا جذبہ

● اسی طرح مربی کو چاہئے کہ بچے میں شرمندگی کی عادت پر نظر رکھے۔ لہٰذا اگر

وہ دیکھے کہ بچہ یکسوئی، تنہائی کا اور مجلسوں سے دوری کا خواہاں ہے تو اسے چاہئے کہ وہ بچے میں جرأت پیدا کرے اور لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی اسے تلقین کرے اور اس میں سمجھ بوجھ اور فکری و معاشرتی پختگی کو بڑھائے۔ اسی طرح بچے میں ڈر اور خوف کی عادت پر نظر رکھے۔ اگر یہ محسوس ہو کہ بچے میں بزدلی، خوف اور حادثات کے سامنے شکست خوردہ بننے اور مشکلات سے بھاگنے کی عادت ہے، تو مربی کو چاہئے کہ بچے میں خود اعتمادی پیدا کرے اور شجاعت کا پہلو اجاگر کرے تاکہ دنیوی زندگی کی مشکلات و آفات کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کر سکے۔

ماں کا فرض

ماں پر خصوصی طور سے یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ بچے کو سایہ، تاریکی یا جن، بھوت، چڑیل اور خوفناک مخلوق سے نہ ڈرائے تاکہ بچہ ڈر اور خوف کا عادی نہ بن جائے۔

● اسی طرح مربی پر لازم ہے کہ بچے میں احساس کہتری کی بیماری پر نظر رکھے۔ اگر بچے میں اس کا اثر معلوم ہو تو سبب معلوم کر کے اس کا علاج کرے۔ بچے میں غصہ کی عادت پر بھی نظر رکھے۔ اگر بچہ کو معمولی معمولی سی بات پر ناراض ہوتا دیکھے تو اس کا سبب معلوم کر کے اس کا ازالہ کرے اور اس عادت کے ختم کرنے کی سعی کرے۔

حقوق کی ادائیگی

● اسی طرح مربی بچے میں یہ بات بھی بغور دیکھے کہ وہ دوسروں کے حقوق ادا کر رہا ہے یا نہیں، اگر محسوس ہو کہ بچہ اپنے والد، والدہ، بہن، بھائیوں رشتہ داروں یا اساتذہ یا بڑوں کے حق کی ادائگی میں کوتاہی کرتا ہے تو اسے چاہئے کہ بچے کے سامنے اس کوتاہی و تقصیر کا انجام اور اس حرکت کے نتائج بیان کرے تاکہ وہ سمجھ کر عمل کرنے لگ جائے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اگر ان باتوں پر مکمل نظر رکھی جائے تو بچہ ایک ایسا ہوشیار، سمجھدار، باادب، بااخلاق شخص

بن جائے گا جو دنیوی زندگی میں ہر شخص کے حق کو بلا کسی کمی وکوتاہی کے ادا کرنے والا ہوگا۔

ایثار کا جزبہ

● اسی طرح مربی کو چاہئے کہ بچے کے قلب میں ایمان وتقوی کے اصول جاگزیں کرے اور دل میں ایثار ومحبت اور الفت و ہمدردی اور پاک باطنی کے جذبات واحساسات پیدا کرے۔ تاکہ بچہ جب جوان ہو تو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے۔ اور مخلوق کے بھی۔

اللہ کے حاضری کا یقین

● اسی طرح مربی کو چاہئے کہ بچہ کو ہمیشہ یہ بتلاتا رہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اور اس کی باتیں سن رہا ہے اور اس کے ظاہر و باطن کو جانتا ہے اور آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے بھید پر مطلع ہے۔

جنسی تربیت

● اسی طرح مربی کو چاہئے کہ جنسی تربیت کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ بچہ جب جنسی معاملات کو سمجھنے کے قابل ہو جائے جو جنس اور انسانی خواہشات سے تعلق رکھتے ہیں تو مربّیوں کو ان امور کی طرف توجہ دینی چاہئے یعنی: کسی کے گھر میں داخل ہونے سے قبل اجازت طلب کرنے اور محرم وغیر محرم سے بات چیت کرنے کے آداب سکھائے اور دیکھنے کے آداب بتائے کہ کیا دیکھنا ہے کیا نہیں دیکھنا ہے اسی طرح بچے کو جنسی جذبات ابھارنے والی چیزوں سے دور رکھنے کی کوشش کرے۔ پھر بچے کو بالغ ہونے سے پہلے اور بعد کے احکام سکھائے اور شادی اور جنسی تعلقات کو بہت حکمت سے بتائے اور انہیں پاکباز رہنے کا طریقہ سکھائے۔

علم بقدر ضرورت فرض ہے

اسلام ایسا دین ہے جو فریضۂ تعلیم کو فرض عین اور فرض کفایہ کی تقسیم کرتا ہے اور

اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر تحصیل علم کا تعلق مسلم فرد کی روحانی اور جسمانی واخلاقی شخصیت سازی سے ہو تو ایسا علم بقدر ضرورت وحاجت فرض عین ہے یعنی مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا، ملازم ہو یا مزدور۔ غرضیکہ امت مسلمہ کے ہر طبقہ پر فرض ہے۔

بچوں کے مختلف کھیل

● حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گورنروں کو مندرجہ ذیل فرمان جاری کیا تھا:

’’حمد وصلوٰۃ کے بعد! آپ لوگوں کو چاہئے کہ اپنے بچوں کو تیرنے اور شہسواری کی تعلیم دیں اور ان کو مشہور ضرب الامثال اور بہترین وعمدہ اشعار یاد کرائیں‘‘۔

● اسی طرح ابن سینا نے ’’کتاب السیاستہ‘‘ میں بچوں کی تربیت سے متعلق بڑے قیمتی مشورے دیئے ہیں۔ اور ابن خلدوں نے بچوں کو قرآن کریم حفظ کرانے کی اہمیت بیان کی ہے۔ بچے کی تعلیم کے سلسلہ میں جو قواعد اسلام نے وضع کئے ہیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے زمانہ طفولیت کی ابتدائی تعلیم قرآن سے ہونی چاہئے۔ اس لئے کہ اس وقت بچے کا ذہن نہایت صاف ستھرا، حافظ قوی اور تعلیم میں خوب نشاط ہوتا ہے اسی جانب معلم اول نبی اکرم ﷺ نے اپنے اس فرمان مبارک میں اشارہ فرمایا ہے جسے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے۔

العلم فی الصغر کالنقش فی الحجر (معجم اوسط بیہقی)

’’بچپن میں علم حاصل کرنا ایسا ہے جیسے کہ پتھر پر نقش کردینا‘‘۔

اللہ تعالیٰ اپنے بچوں کے لئے دعا کے ساتھ دینی وشرعی تربیت کی توفیق نصیب فرمائے۔

❀❀❀

تربیتی اصول علماءِ نفسیات کی نظر میں

تربیت انسان کی جسمانی صحت کومحفوظ رکھتی ہے اورقوت بدنیہ کوسنوارتی ہے، جواس کے قوائے عقلی وجسمانی کی نگہداشت کرتی ہے فہم میں تیزی پیدا کرتی ہے اورذکاوت وادراک بڑھاتی ہے، فکرونظر میں گہرائی پیدا کرتی ہے، شعور میں نزاکت اورجلا پیدا کرتی ہے (جس کے نتیجہ میں انسان) اپنے فرائض، ضمیر کی روشنی میں ذمہ داری کے ساتھ انجام دیتا ہے۔

بچپن سے جوانی تک کے مراحل

تربیت کے مختلف مراحل کودرج ذیل عمر کے مراحل میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

مراحل	لڑکے	لڑکیا
پہلا مرحلہ	ایک سے سات برس تک	سات برس تک
دوسرا مرحلہ	سات سے ۱۲ سال تک	۷ سے ۱۰ سال تک
تیسرا مرحلہ	۱۲ سے ۱۵ سال تک	۱۰ سے ۱۳ سال تک
چوتھا مرحلہ	۱۵ سے ۱۶ سال تک	۱۳ سے ۱۴ سال تک

یہ تمام مراحل جسمانی، عقلی اور خلقی اعتبار سے بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پہلا مرحلہ (ایک سے سات برس تک)

پہلے مرحلے کے دوران بچہ نمایاں طور پر نشو ونما حاصل کر لیتا ہے، یہ نشو ونما پہلے اور دوسرے، پھر چھٹے اور ساتویں سال میں زیادہ واضح ہوتا ہے ولادت کے پہلے مہینے میں بچہ ہاتھ پاؤں مارنا اچھی طرح سیکھ لیتا ہے۔ چھٹے مہینے میں بیٹھنے کی سکت آجاتی ہے دسویں مہینے کے بعد وہ گھسٹنے لگتا ہے اور سال بھر کے بعد کچھ کچھ چل لیتا ہے۔

ولادت کے دوسرے یا تیسرے روز وہ دیکھنے لگ جاتا ہے ساتویں مہینے سے پہلے وہ ماں اور، باپ اور چچا میں تمیز نہیں کرسکتا۔ پہلے سال میں اسے گوناگوں امراض کا شکار ہونا پڑتا ہے جیسے دست، معدہ کی خرابی، ہڈیوں کی تری، چیچک، کھانسی وغیرہ کا زور بالعموم پانچویں، چھٹے سال میں ہوتا ہے۔

تین سال تک

تین برس کی عمر تک بچہ کے ادراکات بالکل سطحی ہوتے ہیں، مثلاً پہلے مرحلہ میں وہ کبوتر اور فاختہ میں، مرغ یا مرغی میں فرق نہیں کرسکتا۔ وہ اس پہلے مرحلے میں صرف انہی چیزوں کا ادراک کرسکتا ہے، جومحسوس ہوں، لہٰذا ہمارے لیے ضروری ہے کہ مدارس ابتدائیہ میں بچوں کو ہم جو درس دیں، وہ ایسی چیزوں پر مبنی ہو، جو دیکھی جاسکیں، چھوئی جاسکیں، سنی جاسکیں، جہاں تک ممکن ہوسکے نمونوں اور تصویروں سے وضاحت کر کے ہم سمجھائیں، تجربہ کی کمی اور عقل کی خامی کے باعث اس مرحلہ میں بچہ کی فکر مربوط نہیں ہوتی۔

کھیل کی عادت

طفولیت کے پہلے دور میں بچہ کا آغاز کار کھیل سے ہوتا ہے اس کے ہاتھ میں کوئی چیز آجائے گی تو خوشی خوشی اسے اپنی مٹھیوں میں بھینچ لے گا، پھر پھینک دے گا۔ تیسرے سال وہ اس قابل ہوجاتا ہے کہ دوسروں کی نقل اتار سکے، وہ اپنے گھوڑے یا گاڑی پر چڑھے گا۔ کھیلوں میں زیادہ مشغول رہے گا، خرید وفروخت سے دلچسپی لے گا اور بچپن کے کھیلوں سے بہت زیادہ دلچسپی کا اظہار کرے گا۔ اس سوسائٹی سے پوری طرح متاثر ہوگا جو اس کے گھر جیسی ہو۔ بچہ جب تک تین سال کا نہ ہوجائے، تجربات اور حوادث کو یاد نہیں رکھ پاتا، بھول جاتا ہے۔

ضد کی عادت

بچہ کی رونے کی عادت ہوتی ہے، لیکن کس حد تک ماں باپ کو اسکے رونے پر

کان دھرنا چاہئے؟ وہ ایسا کھانا مانگتا ہے جو اس کے لیے مناسب نہیں ہوتا۔ مگر ضد کرتا ہے وہ بچوں کا کھیل چھیننا چاہتا ہے، یا دھاردار چیزوں سے مثلاً چھری یا سوئی سے کھیلنا چاہتا ہے، یا ایسی چیزوں سے کھیلنا چاہتا ہے، جو بڑی آسانی سے ٹوٹ سکتی ہیں، جیسے ڈِس اور پیالہ، یا وہ ایسے کھیل کھیلنا چاہتا ہے جو مضر ہیں، جیسے کتابوں اور کاپیوں کا پھاڑنا، ایسے مرحلوں پر سمجھ دار تربیت دہندہ کا فرض ہے کہ وہ دانش مندی اور حکمتِ عملی سے کام لے۔ نہ ہر کام کی کھلی چھٹی دے نہ ہر کام سے منع کرے، اس کا فیصلہ ترازو کے دو پلڑوں کی طرح برابر ہونا چاہئے۔ بے ضرر کھیل کی اجازت اور نامناسب کام کی ممانعت نقصان دہ ہوتی ہے۔

توڑ پھوڑ کی عادت

اسی طرح بچوں کے لیے یہ قطعاً ناممکن ہے کہ وہ اپنے کپڑے میلے نہ ہونے دیں، کبھی کسی سے جھگڑا نہ کریں، کبھی توڑ پھوڑ نہ کریں، یا کوئی چیز ضائع نہ کریں، انہیں کبھی چوٹ نہ لگے یا وہ زخمی نہ ہوں، یہ سب باتیں ان سے سرزد ہوں گی اور ضرور ہوں گی۔ لیکن ان کا علاج مار پیٹ، ڈانٹ ڈپٹ یا جبر وقہر نہیں ہے، بلکہ یہ ہے کہ حکمتِ عملی سے انہیں اچھائی پر آمادہ کیا جائے اور برائی سے روکا جائے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ مار بالکل آخری دوا ہے۔

بچے کا غصہ

اس دور میں بچہ اپنا مطالبہ پورا کرانے کے لیے روتا ہے، اگر اس کی بات پوری کر نے میں دیر کی جائے تو اسے غصہ آجاتا ہے اور وہ رنجیدہ ہوجاتا ہے۔ اگر اس کی بات پوری کردی جائے تو بہت خوش ہوتا ہے۔ اس کی بات پوری کرنے میں اگر دیر کی جائے تو وہ سمجھتا ہے کہ اس کی بات ماننے سے انکار کردیا گیا ہے، وہ اور کچھ نہیں جانتا، صرف یہ جانتا ہے کہ میں نے مانگا اور وہ نہیں ملا جو میں نے چاہا؟ بس اب وہ رونے لگے گا۔ اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوجائے گا کہ اس کی ماں اسے چاہتی نہیں، اسی لیے اس کا مطالبہ پورا

اولاد کی تعلیم و تربیت

نہیں کرتی۔ ایک جاہل ماں، بچہ کے رونے کا مطلب صرف یہ سمجھتی ہے کہ وہ بھوکا ہے اور کھانا مانگ رہا ہے۔ حالانکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بچہ بالکل بھوکا نہیں ہوتا، کھانے کا اسے خیال بھی نہیں ہوتا، اس کا جی چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے بدد یئے جائیں۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے بچے اکثر تنگ کپڑے پہنتے ہیں۔ انہیں کس کے باندھ دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ ان کے بس میں نہیں رہتا کہ ہاتھ پاؤں ہلا سکیں یا آسانی سے سانس لے سکیں۔ اسی طرح وہ زیادہ تر کھلی ہوا اور دھوپ سے بھی محروم رکھے جاتے ہیں اس کے برعکس انگلستان میں بچہ کو آزاد چھوڑ دیا جاتا ہے کہ خوب لمبی سانس لے، ہلے ڈلے، اس کے کپڑے بڑے بڑے فراخ بنائے جاتے ہیں، اسے باغوں میں لے جایا جاتا ہے ایسے کمرے میں سلایا جاتا ہے جس کے روشن دان کھلے ہوں۔ موسم سرما میں کبھی کبھی اسے کھلی دھوپ میں بالکل ننگا ڈال دیا جاتا ہے، تا کہ دھوپ اور ہوا کھائے، اسے ایسے کھانے دیے جاتے ہیں جو اس کی صحت کے لیے مفید ہوں، اسے توانا بنائیں۔ دن رات میں چار بار، مقررہ اوقات میں کھانا دیا جاتا ہے، بلکہ ان کی حرکات وسکنات کا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ صحت اچھی ہوجاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ وہاں بچوں کی اموات کی شرح بہت کم ہے۔

مشاہدات اور تجربات

ضروری ہے کہ ہم بچوں کی تربیت وتعلیم کے سلسلہ میں پرانی روایات کے بندھنوں کو توڑ دیں۔ مشاہدات اور تجربات نے یہ بات ثابت کردی ہے کہ روایات مضر ہیں ۔ ان سے فائدہ نہیں پہنچتا، نقصان شدید پہنچ جاتا ہے۔ ضروری ہے کہ بچوں کی تربیت وتعلیم میں، کھلانے پلانے میں، پہنانے اوڑھانے اور دھوپ، ہوا، روشنی، سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔ امراض سے بچنے اور محفوظ رہنے کے طریقوں پر سختی سے عمل کیا جائے۔ پرہیز ، علاج سے بہتر ہے یہ کبھی نہ بھولنا چاہئے۔

بچہ خیالی قصوں اور کہانیوں کا شائق رہتا ہے بعض علمائے تربیت کا خیال ہے کہ

بچہ کو ان کا عادی نہ بنانا چاہئے ۔ بلکہ عالم حقیقی کی کہانیاں سنانی چاہئے ، تا کہ بچہ خیالی دنیا میں نہ رہے۔ عملی دنیا کو دیکھے اور سمجھے لیکن یہ خیال صحیح نہیں ہے ۔ بچوں کو عالم خیال کی دلچسپیاں بھی کافی فائدہ پہنچاتی ہیں۔

بچہ اپنے آپ کو بہت چاہتا ہے، وہ چاہتا ہے کہ اپنے چھوٹے بھائی کے کھیل چھین لے۔ ماں باپ صرف اسی کو چاہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے سوا کسی دوسرے کا خیال ہی نہیں کرتا۔ تربیت دہندوں کو چاہئے کہ بچوں کے ساتھ کامل عدل اور مساوات کا برتاؤ کریں۔

دوسرا مرحلہ (سات سال سے ۱۲ سال تک)

دوسرا مرحلہ بچہ کو اس قابل بنا دیتا ہے کہ وہ پڑھنا لکھنا سیکھے۔ تھوڑا بہت حساب بھی وہ سیکھ لیتا ہے، بہت سی باتیں اقوال اور آیتیں وہ زبانی یاد کر لینے کی صلاحیت بھی پیدا کر لیتا ہے۔ اشعار، قومی نظمیں بھی کچھ کچھ یاد ہو جاتی ہیں۔ اب اس کا حافظہ استحکام حاصل کرنے لگتا ہے وہ بیک وقت دو زبانیں سیکھ سکتا ہے۔

اب بچہ میں صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی فکر کو کسی درجہ میں منظم کر لے، وہ واقعات کے اسباب وعلل کی چھان بین کرنے لگتا ہے، لیکن اس مرحلہ پر بچہ کے ذہن و دماغ پر اتنا بوجھ نہ ڈال دینا چاہئے کہ وہ برداشت نہ کر سکے۔

بچے کی دلچسپی

کھیل کود اور پرندوں کے شکار کی طرف مائل ہو جاتا ہے، مچھلی کے شکار سے بھی اسے رغبت ہوتی ہے۔ گیند کھیلنے اور دوڑنے سے بھی دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے۔ اب لڑکا سخت کاموں کی طرف راغب ہو جاتا ہے اور لڑکی سینے پرونے سے دلچسپی لینے لگتی ہے۔

اس مرحلہ میں بچوں کو ابتدائی زبان کی تعلیم دیجاتی ہے کہ وہ آسان زبان میں لکھ سکے، پڑھ سکے، بات چیت کر سکے، مبادی حساب وجغرافیہ وتاریخ کی بھی تعلیم دی جاتی ہے

۔نقاشی اور ہاتھ سے کرنے والے کاموں پر بھی مائل کیا جا سکتا ہے۔ اس مرحلہ میں جسمانی امراض، پہلے مرحلہ کے مقابلہ میں کم حملہ آور ہوتے ہیں اور اگر ورزش وغیرہ کا سلسلہ جاری رہے تو بدن بہت زیادہ مضبوط اور توانا ہو جاتا ہے۔

تیسرا مرحلہ (۱۲ سے ۱۵ سال تک)

شباب کے قریب بچے ابتدائی مدارس کا کورس پورا کر کے ثانوی مدارس کا رخ کرتے ہیں۔ اس دور میں ان کے اجسام تیزی کے ساتھ بڑھنے لگتے ہیں، جنسی خواہش بھی پیدا ہونے لگتی ہے۔ اس دور میں بچوں کا نمو مختلف ہوتا ہے، بچے اپنے آباء واجداد سے قدر ورثہ میں پاتے ہیں۔ اس دور میں ان کے اعضاء اور حرکات وسکنات میں ایک اضطراب سا پایا جاتا ہے۔ یہ اضطراب نتیجہ ہوتا ہے اضطراب اعصاب کا۔ اس دور میں ذکاوت اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ خیال آفرینی بڑھ جاتی ہے، امنگیں مچلنے لگتی ہیں، بڑے لوگوں اور فن کاروں کی طرف رغبت بڑھ جاتی ہے، بشرطیکہ تربیت دہندہ طریقہ اور سلیقہ سے کام لے، وہ اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگتا ہے۔ ایسی شخصیت، جس کا ارادہ پورا ہی ہونا چاہئے، جس کی عزت ہونی ہی چاہئے۔ وغیرہ

چوتھا مرحلہ (۱۵ سے ۱۷ سال تک)

یہ جوانی کا مرحلہ ہے اسی مرحلۂ شباب میں خاص توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس مرحلہ پر باپ کا فرض ہے کہ وہ بیٹے کی اور ماں کا فرض ہے کہ وہ بیٹی کی بہت صحیح رہنمائی کرے۔ نوجوان لڑکے یا لڑکی کو کثرت سے وہ صحیح اور مستند کتابیں پڑھنے کے لیے دیں جن سے وہ صحیح فائدہ اٹھا سکے، گمراہی سے بچ سکے۔ جوان مردوں اور عورتوں کا یہ دورِ حیات بہت خطرناک ہوتا ہے۔ اس زمانے میں لڑکے اور لڑکی کو ایسے کاموں میں منہمک رکھنا چاہئے، جو اسے بہکنے نہ دے، لڑکے کو ہاکی، فٹ بال، تیراکی، کشتی اور دوسری ورزشوں نیز مطالعۂ

کتب اور تحریر وتقریر کی طرف متوجہ رکھنا چاہئے۔اور لڑکی کو کھانا پکانا، نقاشی، سلائی، مطالعہ اور دوسرے اچھے کاموں میں لگا رکھنا چاہئے، تاکہ اس کا وقت صحیح طور پر کٹ سکے اور وہ غلط راستے پر نہ جا سکے۔

(۱)اس مرحلہ میں اکثر طلبہ رٹنے پر سمجھنے کو ترجیح دیتے ہیں، شعر اور خیالی باتوں پر زیادہ متوجہ ہوتے ہیں۔مضمون لکھنے اور شعر کہنے کی صلاحیت بھی ان میں پیدا ہوجاتی ہے۔

(۲)اجتماعی روح بیدار ہوجاتی ہے، دوسروں کے ساتھ تعاون کرنے کا جذبہ پیدا ہوجاتا ہے۔اندھی تقلید سے طبیعت ہٹ جاتی ہے اور حکم داری کا شوق پیدا ہونے لگتا ہے۔

(۳)زندگی سے سبق حاصل کرنے اور تجربات سے فائدہ اٹھانے کا جذبہ پیدا ہوجاتا ہے۔

(۴)اس مرحلہ میں ایک خاص قسم کا چونچلا پن پیدا ہوجاتا ہے۔

(۵)اطاعت سے طبیعت بھاگتی ہے، حکومت کا شوق پیدا ہوجاتا ہے۔

(۶)مختلف قسم کی کیفیتیں طاری ہوتی ہیں، کبھی شرم وحیا غالب ہوتی ہے کبھی شجاعت کا غلبہ ہوتا ہے، کبھی بزدلی کا۔

(۷)اضطراب وجدان کی وجہ سے اضطراب فکر بھی پیدا ہوجاتا ہے، رجحانات مختلف ہوجاتے ہیں، گھر میں کچھ اور جی چاہتا ہے، مدرسہ میں کچھ اور کیفیت ہوتی ہے۔

(۸)علوم طبعی، نقاشی، موسیقی، شعر، فلسفہ، مذہب سے دلچسپی بڑھ جاتی ہے۔نفس کو راہ راست پر لانے کا یہ بہترین زمانہ ہوتا ہے۔بڑے لوگوں کے قدم بہ قدم چلنے اور ان جیسا بننے کی تمنا ہونے لگتی ہے۔

عمر کے لحاظ سے بچے کی صلاحیتیں

فرانس کے مشہور عالم نفسیات الفریڈ بینٹ (Alfred Binet) نے اس فن پر متعدد قیمتی کتابیں تحریر کی ہیں، اس کی کتاب، عقلی امتحانات ''بہت مشہور ہے) نے اپنی کتاب ''بچوں کے بارے میں جدید آرا'' (Les Idees Modernes Sur les Infantis)

میں بچوں کے عقلی امتحان کا ایک چارٹ درج کیا ہے۔تھوڑے سے تصرف کے ساتھ ہم اس کے بعض حصص درج کرتے ہیں:

بچہ کی عمر	صلاحیت وعادات
۳ماہ:	جو سامنے آئے اسے دیکھنا
۹ماہ:	۱۔جو آواز کان میں آئے اس کی طرف توجہ کرنا
	۲۔کسی چیز کو دیکھ کر اسے پکڑنا، یا اس کی طرف ہاتھ بڑھانا
پہلا سال:	کھانے کی مختلف قسموں میں تمیز کرنا
دوسرا سال:	۱۔چلنا سیکھنا
	۲۔جن چیزوں کی ضرورت ہو، انہیں بیان کرسکے
	۳۔جو کہو سمجھ لے۔
تیسرا سال:	۱۔اپنی ناک، آنکھ اور منہ کو پہنچان سکے۔
	۲۔اپنا نام اور لقب سمجھ سکے
	۳۔ساعت کے بعد چھوٹے چھوٹے جملے دہرا سکے
	۴۔ہم شبیہ صورتوں کو دیکھ سکے
چوتھا سال:	۱۔اپنی جنس، یعنی مذکر، مونث کو پہچان سکے
	۲۔مندرجہ ذیل اشیا کے نام یاد رکھ سکے مثلاً کنجی، چھری، پیسہ، یا نام پوچھنے پر بتا سکے
	۳۔تین عدد تک کے ہندسے سن کر یاد کرسکے
	۴۔دو خطوں میں امتیاز کرسکے کہ ان میں کون بڑا اور کون چھوٹا ہے
پانچواں سال:	۱۔دو مختلف وزن کے صندوقوں کا اندازہ کرکے بتا سکے، ہلکا کون ہے بھاری کون؟

۲۔ مربع کی شکل سامنے رکھ کر نقل کر سکے

۳۔ دس ٹکڑوں تک کا جملہ سن کر دوہرا سکے

۴۔ چار پیسے اس کے سامنے رکھ دیے جائیں تو ایک ایک کر کے گن سکے

۵۔ آسان کھیل کھیل سکے، چھوٹے چھوٹے تکوینی کام کر سکے، پھر انہیں توڑ دے، یا پھینک دے اور دوبارہ ویسے ہی بنانے پر زور دے

چھٹا سال: ۱۔ داہنے اور بائیں ہاتھ کی تمیز کر سکے

۲۔ سولہ ٹکڑوں تک کا جملہ سن کر دوہرا سکے

۳۔ دو مختلف صورتوں کو یاد رکھ سکے اور یہ یاد رکھ سکے کہ ان میں خوبصورت کون تھا؟

۴۔ ہر وقت کے برتنے کی بعض چیزوں کی تعریف کر سکے۔

۵۔ جو کام بتایا جائے اسے کر سکے

۶۔ اپنی عمر بتا سکے

۷۔ صبح وشام کی تمیز کر سکے

ساتواں سال ۱۔ جو صورت دکھائی جائے اس کے نقائص کی طرف اشارہ کر سکے

۲۔ متوازی اضلاع کی شکل نقل کر سکے۔

۳۔ لکھی ہوئی عبارت کاٹ سکے

۴۔ پانچ حسابی ہندسے سن کر دوہرا سکے

۵۔ جو صورتیں سامنے ہوں ان کا وصف بیان کر سکے

۶۔ سکوں کی قیمت پہچان سکے

۷۔ نقود میں سے چار مختلف انواع کو یاد رکھ سکے

آٹھواں سال: ۱۔ کوئی تحریر پڑھے تو اس کے کچھ ٹکڑے یاد رکھ سکے

۲۔ چار رنگوں کے نام یاد رکھ سکے

۳۔ حافظہ سے کام لے کر دو چیزوں کے وزن کا اندازہ کر سکے

۴۔ بیس سے ایک تک الٹی گنتی گن سکے

۵۔ جو املا بولا جائے اسے لکھ سکے

۶۔ چار پیسوں کے مجموعہ (روپیہ) کو سمجھ سکے

نواں سال: ۱۔ آج کی تاریخ یاد رکھ سکے

۲۔ ہفتے کے دنوں کے نام یاد رکھ سکے اگر پوچھا جائے کہ آج کون سا دن ہے؟ تو نام بتا سکے

۳۔ لکھ سکے اور یاد رکھ سکے کہ کیا لکھا تھا؟

۴۔ پانچ پیکٹ کو ان کے وزن کی مناسبت سے تلے اوپر رکھ سکے

۵۔ یہ جان سکے کہ دس روپئے کے سکے سے کون سا نوٹ یا سکہ بدلے؟

دسواں سال: ۱۔ سال کے دو مہینے یاد رکھ سکے

۲۔ مختلف قسم کے سکوں کو یاد رکھ سکے

۳۔ جو دو جملے اسے بتائے جائیں انہیں اپنی عبارت میں لکھ سکے

۴۔ پانچ سوالات تک کا جواب بآسانی دے سکے

۵۔ حافظہ کی مدد سے مختلف شکلیں بنا سکے

بارہواں سال ۱۔ ایسی عبارتوں پر جو خلاف عقل ہوں، نقد وتبصرہ کر سکے

۲۔ تین جملوں کو ایک عبارت میں استعمال کر سکے

۳۔ تین منٹ میں بہت سے جملے یاد کر سکے

۴۔ کلمات معتد بہ مثلاً: صدقہ، عدالت، اور شفقت کا مطلب ومفہوم

سمجھ سکے

۵۔ کسی جملہ کی ترتیب بگاڑ دی جائے تو وہ اسے ازسرنو ٹھیک کر سکے

پندرھواں سال: ۱۔ سات حسابی ہندسے، سننے کے بعد دوہرا سکے

۲۔ ۲۰ سے ۲۵ ٹکڑوں تک کے جملے سننے کے بعد دوہرا سکے

۳۔ جو صورتیں اس کے سامنے پیش کی جائیں، ان کی تفصیل بیان کر سکے

۴۔ جس وزن کا کلمہ اس کے سامنے رکھا جائے، اس کے تین الفاظ یاد رکھ سکے

سمجھدار مربی

یہ ہے عمر کے تدریجی مراحل جس سے لڑکوں کی ذہانت اور ذکاوت کا صحیح اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ سمجھ دار مدرس یا مربی، بچہ کی عمر سوسائٹی اور گھر کو پیش نظر رکھ کر خود بھی کچھ نئے اصول تراش سکتا ہے۔

بچوں کی تربیت کا انداز واسلوب

بچوں کی تربیت کوئی آسان کام نہیں ہے۔ یہ کام بہت زیادہ غور وفکر، احتیاط اور تجربہ کا پورا محتاج ہے۔ مختلف عادات واطوار اور مزاج رکھنے والے بچوں کے لیے کوئی ایک کلیہ تو نہیں مرتب کیا جاسکتا، پھر بھی ایک عام اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس سلسلہ میں والدین اور معلمین کی رہنمائی کے لیے چند باتیں درج کی جاتی ہیں۔ ان پر اگر عمل کیا گیا تو بہت سی مشکلوں سے نجات مل جائے گی اور ترتیب وتہذیب کا کام نسبتاً آسان ہو جائے گا۔

تربیت سے متعلق چند نکات

۱۔ کوشش کی جائے کہ اپنے شاگردوں اور بچوں کی عقلی صلاحیت کا صحیح اندازہ کر سکیں اور ان کی رغبت ومیلان کو پہچان سکیں۔

۲۔ بچوں کے اخلاق وطبائع میں بہت اختلاف ہوتا ہے۔ ہر بچہ سے وہی سلوک کیجئے جو اس سے مناسبت رکھتا ہو، جو بات عبداللہ کے لیے اچھی ہے وہ عبدالرحمٰن کے لیے نامناسب بھی ہوسکتی ہے۔

۳۔ بچہ سے یہ نہ کہئے ''ایسا نہ کرو'' بلکہ اسے یہ سننے کا عادی بنائیے کہ ''ایسا کرو تو اچھا ہو''، بچہ کے لیے ایک دروازہ بند کیجئے تو دوسرا فوراً کھول دیجئے۔

۴۔ یہ خیال نہ کیجئے کہ بچہ سے آپ جو کہہ رہے ہیں وہ سب کچھ سمجھ رہا ہے، ہوسکتا ہے کہ کچھ کم سمجھا ہو یا بالکل نہ سمجھا ہو۔

۵۔ کوئی وعدہ کیجئے تو ضرور پورا کیجئے۔

۶۔ کوشش کیجئے کہ بچوں کے سامنے آپ ایک بہترین نمونہ اور ایک اچھا اسوہ بن سکیں جس کی تقلید کی جائے۔

۷۔ بچہ اگر زمین پر گر پڑے، یا کھانا چھوڑ دے تو پریشان نہ ہوں، بلکہ ایسا کام کیجئے جس سے اسے مدد ملے۔

۸۔ بچہ کی تربیت کے لیے جو اصول یا ضابطے بنائیے، ان میں مستثنیٰ مثال کسی کی نہ رکھئے۔

۹۔ بچہ پر اپنی رغبت مسلط نہ کیجئے۔ اس کی رغبت میں اس کا ساتھ دیجئے۔

۱۰۔ بچوں کی موجودگی میں ان کے حالات پر بحث نہ کیجئے۔

۱۱۔ جس بچے پر بھروسہ نہیں کیا جاتا وہ دھوکہ باز بن جاتا۔ جس بچے پر شفقت نہیں کی جاتی وہ مجرم بن جاتا ہے۔

۱۲۔ جس بچے کا ہر وقت مذاق اڑایا جاتا ہے وہ احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۱۳۔ جس بچے پر ہر وقت تنقید کی جاتی ہے وہ نافرمان ہو جاتا ہے۔

۱۴۔ جس بچے کو موہوم چیزوں سے ڈرایا جاتا ہے وہ بزدل ہو جاتا ہے جس بچے پر ہر وقت غصہ اور ڈانٹ پھٹکار کی جاتی ہے وہ لڑاکو بن جاتا ہے۔

۱۵۔جس بچے پر ہر وقت غصہ اور ڈانٹ پھٹکار کی جاتی ہے اس کے ذہن میں تشنج (ٹینشن) پیدا ہوتا ہے جوان کو ذرا ذرا سی بات پر غصہ کا عادی بناتا ہے۔

۱۶۔بچے کو مار پیٹ کرنے والے مربی سے انسیت کے بجائے بغض پیدا ہوتا ہے۔

۱۷۔بعض اساتذہ مار پیٹ کرنے میں حد سے تجاوز کر جاتے ہیں، جس سے طلبہ کو جسمانی نقصان پہونچتا ہے۔ بسا اوقات ایسا استاذ شریعت میں ظالم قرار پاتا ہے لیکن وہ مار پیٹ کو اپنا حق اور ثواب کا حقدار سمجھتا ہے۔

۱۸۔مار پیٹ کی وجہ سے بعض طلباء تعلیم ترک کر دیتے ہیں یا ان کے والدین ہی مار پیٹ کی وجہ سے تعلیم ترک کروا دیتے ہیں۔

۱۹۔بعض مرتبہ مار پیٹ کی وجہ سے بچے گھر سے بھاگ جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ برے لوگوں کے ہاتھ چڑھ جاتے ہیں اور ان کی زندگی برباد ہو جاتی ہے۔

۲۰۔بچہ پر کوئی کام اچانک نہ ڈالیں۔اسے موقعہ دیجئے کہ وہ آسانی سے اسے کر سکے

۲۱۔بچہ کا مذاق نہ اڑائیے،اس کے ساتھ ہنسئے۔

۲۲۔بچہ کے کام میں صرف ضرورت کے وقت مداخلت کیجئے۔

۲۳۔بچہ کی طبیعت پر بھروسہ کیجئے۔

۲۴۔بچہ کو مناسب آزادی دیجئے۔

۲۵۔بچہ میں اعتماد نفس کا جذبہ پیدا کیجئے۔

۲۶۔بچہ کو مشق وتمرین کا کافی موقعہ دیجئے۔

۲۷۔بچہ کی حوصلہ شکنی نہ کیجئے۔اس کی حوصلہ افزائی کیجئے۔مثلاً آج تم نے کل سے اچھا کام کیا، امید ہے کل تم اس سے بھی اچھے ثابت ہوگے۔

۲۸۔مشکلات کے حل میں بچہ کی مدد کیجئے۔

۲۹۔بچہ کی غلطیوں کی اصلاح نرمی سے کیجئے۔

۳۰۔بچہ کی شخصیت کو ابھاریئے۔

۳۱۔بچوں کے ساتھ عدل ومساوات کا برتاؤ کیجئے۔دو بچوں میں اگر ایک ہی مجرم ہو تو یا دونوں کو معاف کر دیجئے یا دونوں کو سزا دیجئے۔

۳۲۔بچوں کے جھگڑے کی حوصلہ افزائی نہ کیجئے بلکہ ان میں تعاون اور اشتراک کی روح پیدا کیجئے۔

۳۳۔بچہ میں صداقت کا شعور پیدا کیجئے۔

۳۴۔بچہ کی روح کو ابھاریئے۔

۳۵۔بچہ کو مایوس نہ ہونے دیجئے۔

۳۶۔جس بچے کی ہر وقت حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اس میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔

۳۷۔جس بچے سے شفقت کا معاملہ کیا جاتا ہے وہ فرماں بردار بن جاتا ہے۔

۳۸۔جس بچے سے سچائی کا معاملہ کیا جاتا ہے وہ انصاف پسند ہو جاتا ہے۔

۳۹۔جس بچے کو تنبیہ کے لیے اللہ تعالیٰ سے ڈرایا جاتا ہے وہ متقی بن جاتا ہے۔

۴۰۔جس بچے کی ہمیشہ مار پیٹ کی جاتی ہے وہ باغی ہو جاتا ہے۔

۴۱۔جس بچے کی مانگ اصرار کرنے اور رونے کے بعد پوری کی جاتی ہے وہ ضدی ہو جاتا ہے۔

۴۲۔یہ تمنا نہ کیجئے، کہ بچے آپ ہی کے نقش قدم پر چلیں، انہیں وہی کرنا چاہئے جو ان کی طبیعت کے مناسب ہو۔

۴۳۔معلم طلبہ کی تعلیم وتربیت میں ان کی نفسیات کا خیال رکھتے ہوئے شفقت سے پڑھائیں، نیز مار پیٹ اور ڈانٹ پھٹکار سے بچیں۔

۴۴۔جس طرح بچوں کی صلاحیت کی تعمیر کم عمری میں کی جاتی ہے، اسی طرح اس کی نفسیات کی تعمیر بھی کم عمری میں ہوتی ہے۔

بچوں کی انفرادیت

جدید علم النفس ایک عرصہ کے تجربات اور بحث وگفتگو کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ ہر انسان کی عقل یکساں نہیں ہوتی۔ بہت سے عقلی امتحانات سے یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک ہی عمر کے بچوں کی عقل میں تفاوت ہوتا ہے۔ اگر چہ وہ ایک ہی قوم اور جنس سے کیوں نہ تعلق رکھتے ہوں، خواہ ان کا خاندان بھی ایک کیوں نہ ہو۔ یہ تفاوت دو سگے بھائیوں تک میں پایا جاتا ہے اور یہ اختلاف صرف تکوین عقلی اور ذکائے طبعی ہی میں نہیں ہوتا ، بلکہ رغبت اور رجحان میں بھی ہوتا ہے۔ جس طرح ادراک، تخیل، تصور اور یادداشت میں اختلاف ہوتا ہے، اسی طرح طریق فکر اور قوتِ جسمانیہ وعقلیہ میں بھی ہوتا ہے۔

بچہ اور سبق

ہر مدرس کو یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ کوئی سبق بھی تمام طلبہ کے لیے یکساں مفید نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کہ ان کی عقلی قوت یکساں نہیں ہے۔ علمائے نفس کا خیال ہے کہ معلم کو درس دیتے وقت اس فرق کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے، تا کہ وہ اپنے عمل میں کامیاب ہو۔ اس کا فرض ہے کہ تلمیذ کو اتنا ہی بتائے اور سکھائے جو اس کی ذہنی وعقلی استعداد کے مطابق ہو، مدرس کی کامیابی یا ناکامی صرف اسی بات پر منحصر ہے۔ وہ مدرس، مدرس کہلانے کا مستحق نہیں جو بچوں کی ذہنی سطح سے آشنا نہ ہو۔ افراد کے درمیان اوصاف خلقی کا بہت شدید اختلاف ہے اور اس اختلاف کو کسی وقت بھی نظر سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہئے۔ ہر فرد ایک ایسی انفرادیت رکھتا ہے، جو اسے دوسروں سے ممتاز کر دیتی ہے۔ ہر دس لاکھ کی تعداد میں دو آدمی بھی مشکل سے ایسے ملیں گے جن کی عقلی، ذہنی اور جسمانی صلاحیت وقوت بالکل یکساں ہو، لہٰذا ثابت ہوا کہ افراد کے درمیان قوتِ عقل وفہم کا زبردست اختلاف ہے ۔ افراد کا اختلاف زیادہ نمایاں ان تین صورتوں میں ہوا کرتا ہے۔

(۱) اخلاق (۲) قوت عقلی (۳) میلان ورغبت

بچوں کی قسمیں

چنانچہ اکثر یہ بات مشاہدہ میں آتی رہی ہے کہ ایک بچہ ایک کتاب تین مہینہ میں ختم کر لیتا ہے اور دوسرا بچہ اسی کتاب کو ختم کرنے میں پورا سال لگا دیتا ہے۔ بعض مدارس نے اس بات کی تحقیق کے بعد اندازہ لگایا کہ ذہین طالب علم جو کام دو دن میں کر سکتا ہے، وہی کام ایک کند ذہن طالب علم سو دن میں بھی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ یہ ذوق مدرسہ کی زندگی کا نتیجہ نہیں ہوتے بلکہ خارجی مؤثرات کا نتیجہ ہوتے ہیں مثلاً گھر، سوسائٹی، اور وراثت۔

موروثی صلاحیت

ایک علامہ کی تحقیق وتفتیش کے بعد علمائے علم النفس اس فیصلہ پر پہنچے ہیں کہ خوش مزاجی، بدخلقی، ہجا کی قدرت، موسیقی سے رغبت، دوٹوک فیصلہ کرنے کی اہلیت، عہد کی پابندی، مسرت وغم، یہ تمام باتیں زیادہ تر موروثی ہوتی ہیں۔ ان چیزوں کی تعمیر میں گھر کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ضعف عقلی، کند ذہنی، بدیہہ گوئی، قوت حافظہ کی مضبوطی یا کمزوری، ذہانت اور اس طرح کی دوسری صفاتِ عقلیہ بھی زیادہ موروثی ہوتی ہیں، ان کی تعمیر میں بھی گھر کا بڑا حصہ ہوتا ہے۔ مدرس اور معلمین ایک بہت بڑی غلطی یہ بھی کرتے ہیں کہ وہ اپنے ذہین اور کند ذہن طلبہ میں امتیازِ درس ملحوظ نہیں رکھتے۔ حالانکہ بہت ضروری ہے کہ پڑھاتے وقت ان فروق کو پورے طور پر ملحوظ رکھا جائے اور بچہ کو وہی دیا جائے، جسے وہ بآسانی ہضم کر سکے۔

بچوں کے ساتھ اچھا برتاؤ

افلاطون کا قول ہے: ''اچھی ابتدا کمال وسعادت کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے''

انگریزی زبان کی ضرب المثل ہے: ''اچھی ابتدا آدھے کام کا ہو جانا ہے''

اس طرح ماؤں، باپواور استانیوں واستادوں کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں اور

بچیوں اور شاگردوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں۔ وہ آپ کی محبت اور شفقت کے بھوکے ہیں۔ آپ کے سوا ان کا کوئی حامی و مددگار نہیں۔ یاد رکھئے! بچے بڑی قیمتی پونجی ہیں، جو آپ کے سپرد قدرت کی طرف سے کیے گئے ہیں، ان کی حفاظت کیجئے۔ ان چھوٹی روحوں کو پامال نہ کیجئے۔ ان کے دلوں کو مرنے نہ دیں، آج کے بچے کل کے نوجوان بنیں گے اور ساری قوم ان ہی سے عبارت ہوگی۔ آج اگر اچھی فصل بوئیں گے تو کل اچھی فصل کاٹیں گے۔

پھسڈی پن کے اسباب

درجے میں پیچھے رہ جانے والے بچے کو عموماً ''پھسڈی بچہ'' کہا جاتا ہے ہر کلاس میں کچھ بچے ایسے ہوتے ہیں جو وقتی طور پر ایک دو مضمون میں سست روی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ صورت حال فطری ہے، اس پر زیادہ تشویش کی ضرورت نہیں معمولی توجہ سے یہ کمی جلد یا بدیر دور ہوسکتی ہے۔ البتہ وہ طلبہ جو مستقل اکثر یا تمام ہی مضامین میں درجے کے ساتھیوں سے پیچھے رہتے ہیں خاص توجہ کے مستحق ہیں۔ پھسڈی پن کے اسباب بے شمار اور مختلف ہوتے ہیں۔ اسباب کا گہرائی سے مطالعہ کرکے پھسڈی بچوں کی طرف غیر معمولی توجہ دینا چاہئے ورنہ ان کا مستقبل تباہ ہونے کا اندیشہ ہے۔

بعض بچے غبی اور کند ذہن ہونے کی وجہ سے پھسڈی رہ جاتے ہیں۔ ایسے بچوں کو ان کی اپنی رفتار سے چلانا چاہئے اور گھریلو زندگی اور مدرسے کے تعلیمی نظام میں رعایت دینا چاہئے۔ اسکول میں ان پر خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ اگر مناسب ہو تو کمزور ذہن کے طلبہ کے لیے الگ سے کلاس کا اہتمام کیا جائے۔ ان سے ان کی استعداد وصلاحیت سے زیادہ کام نہ لیا جائے۔

پھسڈی پن کا ایک بڑا سبب پابندی سے اسکول نہ جانا یا اکثر و بیشتر دیر سے جانا ہے۔ درجے سے غیر حاضری بچوں کو لازمی طور پر پھسڈی بنا دیتی ہے۔ کیوں کہ اس سے بہت اسباق چھوٹ جاتے ہیں جس کے نتیجے میں وہ اگلے اسباق سمجھنے سے قاصر رہتا ہے اگر

بچے میں پھسڈی پن غیر حاضری کی وجہ سے پیدا ہو رہا ہے تو غیر حاضری کے اسباب کا پتا لگا کر بچے کو وقت پر پابندی سے اسکول بھیجنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

ظالمانہ رویہ

اساتذہ کا ظالمانہ رویہ بھی پھسڈی پن کا محرک ہوتا ہے۔ بہت سے معلم نہایت خشک انداز سے پڑھاتے ہیں۔ بات بات پر ''کان پکڑتے'' اور ڈنڈے کا استعمال کرتے ہیں۔ طلبہ کی نفسیات اور رجحانات کا مطالعہ کیے بغیر سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکا جاتا ہے۔ سبق کسی کے پلے پڑے یا نہ پڑے یہ دقیانوسی معلم پڑھائے چلے جاتے ہیں۔ بولنے پر آمادہ ہوتے ہیں تو رکنے کا نام نہیں لیتے اور خاموش ہونے پر آتے ہیں تو کسی طالب علم کو اپنی الجھن پیش کرنے کی اجازت نہیں دیتے وہ اپنے کو ''عقل کل'' سمجھتے ہیں اور کسی بھی نئے طریقے سے استفادے کو اپنے علم کی توہین تصور کرتے ہیں۔

اگر آپ کا بچہ اس قسم کے معلمین کے حوالے ہو گیا ہے تو ان کے چنگل سے نجات دے کر اپنے بچے کو ان مشفق اساتذہ کی آغوش تربیت میں منتقل کر دیجئے جو تعلیم وتدریس کے فن سے دل چسپی رکھتے ہوں بچوں کی نفسیات کی روشنی میں مسائل کو سمجھنے اور حل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ جو شفقت سے تعلیم وتدریس کے اصول پر عمل پیرا ہوں جو گوناگوں دلچسپیوں سے اسکول کی زندگی کو اس قدر لطف اندوز کر دیتے ہوں کہ بچہ کسی بھی صورت میں اکتاہٹ کا شکار نہ ہونے پائے اور پھسڈی پن کو پھلنے پھولنے کا موقع نہ مل سکے۔ مدرسے کا غیر موزوں ماحول بھی پھسڈی پن کا سبب ہوتا ہے۔

بھگوڑا پن

بھگوڑے پن اور آوارہ گردی پر بغیر سوچے سمجھے سزا نہ دیں۔ ورنہ آوارہ گردی کی جڑیں کم زور ہونے کے بجائے مزید مضبوط ہو جائیں گی۔ آوارہ گرد بچوں کی اصلاح کے

لیےان کے جذبات واحساسات ، رجحانات ومیلانات ، ذہانت واستعداد، صحبت واخلاق محلہ واسکول کا ماحول اس کے ہم جولیوں کا اخلاقی معیار گھر اور مدرسے کے نظم ونسق کی نوعیت کی تہہ تک پہنچنا ضروری ہے ۔ انہیں دل کش ماحول فراہم کیجئے حتی الوسع اختیار وآزادی دیجئے تا کہ وہ اپنی اختراعی قوتوں کو عمل میں لا سکے ۔ مختلف کھیلوں ، تفریحی پروگراموں اور بامقصد سیر وتفریح سے ان کے لذت پسند تقاضوں کی تشنگی دور کیجئے ۔ تا کہ وہ آوارہ گردی کی طرف رخ ہی نہ کرسکیں ۔

● علماء تربیت کا تقریباً اس بات پر اتفاق ہو چکا ہے کہ والدین اور تربیت کرنے والے حضرات اگر بچہ کے ساتھ سخت یا تُرش رویہ اختیار کریں گے اور اس کی تحقیر وتذلیل کرتے رہیں گے تو اس کا ردعمل اس کے عادات واخلاق میں ظاہر ہوگا اور ممکن ہے نوبت خودکشی یا والدین کے ساتھ لڑائی جھگڑے اور قتل تک پہنچ جائے ، یا گھر سے وہ اس لئے بھاگ جائے کہ ظالمانہ سختی اور مار پیٹ کی اذیت سے بچ جائے ۔ پھر اس کے اندر جو بگاڑ وفساد نہ پیدا ہوجائے کم ہے ۔

● بچوں کے خراب ہونے کا سب سے بڑا ذریعہ جواُن کو بدکرداری اور بداخلاقی کا عادی بناتا ہے وہ ہے سنیما اور فلموں میں اور ٹیلیویزن یا موبائل کی ویڈیو میں پولیس کی کاروائی والی فلمیں اور حیا سوز اور گندے مناظر ہیں اسی طرح وہ رسالے اور کتابیں جو جنسی واقعات وکہانیوں اور شہوت انگیز قصوں پر مشتمل ہوں ۔

ان سب کا مقصد اور غرض شہوت کو بھڑکانا اور انحراف وجرم پر آمادہ اور جری کرنا ہوتا ہے ۔ ان سے تو بڑوں کے اخلاق بھی خراب ہوتے ہیں چہ جائیکہ بچے اور بلوغ کی عمر کو پہنچنے والے ناسمجھ لڑکے ۔ چنانچہ اس میں عام ابتلاء کی بنا پر بچوں میں بے حد خرابیاں اور بداخلاقیاں رونما ہورہی ہیں ۔ اس لئے نظام تربیت کی بنیادی باتوں میں سے یہ ہے کہ بچوں کو ایسی چیزوں سے بچایا جائے جو غضب الٰہی کا موجب ہوں ۔ اس لئے کہ بچے

کی صحیح تربیت نہ کرنے کا گناہ والدین کو دنیا میں تو بھگتنا ہی پڑتا ہے لیکن آخرت میں تو بہت مشکل ہوگی ۔

اس طرح اگر بچے پر نظر رکھتے ہوئے اس کی تربیت کی جائے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کا بھی اہتمام کیا جائے تو قوی امید ہے کہ بچہ ایک صلاحیت مند فرد بن سکتا ہے لیکن اللہ کی طرف سے قبولیت ضروری ہے ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے بچوں اور شاگردوں کو شرعی اعتبار سے تعلیم وتربیت کی توفیق نصیب فرمائے ۔ والسلام

محمد سرور فاروقی ندوی
دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ
۲۱/۱۱/ ۲۰۱۷ء

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی کی تصانیف

اردو کتابیں

۱۔معانی قرآن الکریم
(لفظی ترتیب کے اعتبار سے رواں اردو ترجمہ)
۲۔قرآنی آیات اور اسلامی معاشرہ
۳۔ہندوستان میں قرآن کے ترجمے وتفاسیر کا مختصر تعارف
۴۔تفسیر کا بنیادی ماخذ اور مفسر کی خصوصیت
۵۔قرآن میں انسان کا مقام اور اس کا اعلیٰ مقصد
۶۔قرآن کی دعوت اور اسلامی جہاد
۷۔قرآن کے مثالی نمونے اور لازوال معجزہ
۸۔کائنات کے عجائبات اور انسان کا اللہ سے تعلق
۹۔کلمہ طیبہ کی حقیقت اور اس کے تقاضے
۱۰۔اللہ تعالیٰ کا تعارف اور کلمہ شہادت کے فضائل
۱۱۔اسلامی کوئز (سوال وجواب کی روشنی میں)
۱۲۔کفر وشرک کی حقیقت (شریعت کی روشنی میں)
۱۳۔کفر وشرک اور فسق کا ذکر اور صحابہ سے متعلق عقیدہ
۱۴۔رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے انمول موتی
۱۵۔رسول اللہ ﷺ کی مختصر سیرت مستند کتب کی روشنی میں
۱۶۔حضرت محمد ﷺ اور جزیرۂ عرب
۱۷۔رسول اکرم ﷺ کے کریمانہ اخلاق اور آپ ﷺ کی سیرت
۱۸۔رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک اور آپ ﷺ کی سنتیں
۱۹۔رسول اللہ ﷺ کی صفات احادیث کی روشنی میں
۲۰۔اعمال صالحہ حصہ اول (حقوق اللہ)
۲۱۔اعمال صالحہ حصہ دوم (حقوق العباد)
۲۲۔خاتم النبیین (قرآن کی روشنی میں)
۲۳۔نبیوں کی سیرت (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۲۴۔اعمال کو باطل کرنے والی چیزیں اور نیت کی اہمیت
۲۵۔مسلمانوں کے فرقے اور ان کے عقائد
۲۶۔حرام حلال اور مباح چیزیں
۲۷۔اخلاص کی فضیلت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۲۸۔آخرت کا عقیدہ (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۲۹۔تعدد ازدواج اور اسلام (مذاہب عالم کی روشنی میں)
۳۰۔مستند مسنون دعائیں
۳۱۔امت محمدیہ کی عزت کا معیار اور بنی اسرائیل
۳۲۔اسلام میں جزیہ خراج اور ذمیوں کے اختیارات
۳۳۔جہاد آتنکواد اور اسلام
۳۴۔داڑھی کی اہمیت (شریعت کی روشنی میں)
۳۵۔مدارس اسلامیہ کے نصاب کا تاریخی جائزہ اور ہندی زبان کی ضرورت
۳۶۔جنات وشیاطین کا تعارف اور معالج کی صفات
۳۷۔قیامت تک کے فتنے
(رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی کی روشنی میں)
۳۸۔اسلام کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر
۳۹۔غیر عربی رسم الخط (فانٹ) میں قرآن کی
اشاعت (شریعت کی روشنی میں)
۴۰۔دعوت کی ذمہ داری (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۴۱۔آخری رسول ﷺ کہاں کب اور کون؟
۴۲۔حضرت محمد ﷺ کا ذکر اور مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں
۴۳۔ہندو دھرم فرقے تنظیمیں اور اداروں کا تعارف
۴۴۔غیر مسلموں میں طریقۂ دعوت
۴۵۔اسلام کے خلاف الزامات اور اس کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر
۴۶۔بدعت اور اسلام
۴۷۔غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی
۴۸۔اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق
۴۹۔غیر مسلموں سے دوستی یا دشمنی اعتراضات کے تناظر میں
۵۰۔عطیات قدرت اور دولت کی پیدائش
۵۱۔قرآن کے مطابق دولت کا استعمال
۵۲۔اللہ کی طرف سے رزق کی تقسیم اور کمزور طبقے کی کفالت
۵۳۔اسلامی معاشیات کا تقابلی جائزہ
۵۴۔اسلام میں تجارت کا طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۵۵۔اسلام کا زرعی نظام (شریعت کی روشنی میں)
۵۶۔جنت کے حالات اور جنت کی نعمتوں کا ذکر
۵۷۔جہنم کے حالات اور جہنمی (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۵۸۔کاغذی نوٹ اور بیع کی حقیقت
۵۹۔اسلامی قانون وراثت اور میراث کی تقسیم
۶۰۔مسافر اور سفر کے مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۶۱۔عید اور قربانی کی حقیقت اور اس سے متعلق مسائل
۶۲۔عمرہ کا آسان طریقہ
۶۳۔حج اور عمرہ کا مکمل طریقہ
۶۴۔روزہ وتراویح صدقہ اور اعتکاف کے احکام ومسائل

۶۵۔طلاق کا اسلامی طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۶۶۔صدقۂ فطر اور عقیقہ سے متعلق مسائل
۶۷۔زکوٰۃ اور مصارف زکوٰۃ
۶۸۔اسلامی پردہ اور آزاد معاشرے کی بربادی
۶۹۔محرم کی حقیقت اور عاشوراء کے واقعات، اسلامی جنتری اور اعمال
۷۰۔زبردستی اسلام قبول کروانے کی ممانعت اور اسلامی جہاد
۷۱۔غیر مسلموں سے متعلق مسائل (شریعت کی روشنی میں)
۷۲۔وفات سے پہلے رسول کریم ﷺ کی امت کو نصیحتیں
۷۳۔دعا کی قبولیت کے اوقات وآداب اور مانگنے کا طریقہ
۷۴۔صحابہ کی سیرت (تاریخ کی روشنی میں)

عربی کتابیں

۷۵۔أهمية المرأة في ضوء القرآن والسنة
۷۶۔الإنسان في ضوء القرآن والسنة
۷۷۔نبذة عن صفات رسول الله ﷺ
۷۸۔غزوة حنين والطائف في ضوء القرآن والسنة
۷۹۔أسباب تحبط الأعمال وأهمية النية في ضوء القرآن والسنة
۸۰۔الفتن الواقعة إلى قيام الساعة في ضوء القرآن والسنة
۸۱۔النبي الخاتم من، متى، وأين
۸۲۔الهندوسية فرقها، عقائدها، منظماتها، أهدافها
۸۳۔أهمية الدعوة والتبليغ في ضوء القرآن والسنة
۸۴۔ذكر سيدنا محمد ﷺ والمنع عن عبادة
الأوثان في الكتب الهندوسيه
۸۵۔أهمية المرأة في ضوء القرآن والسنة

انگریزی

۸۶۔قرآن (20X3016)
۸۷۔اسلام؟
۸۸۔محمد ﷺ اینڈ دا اسٹیٹس آف ورشپ
۸۹۔اذان اے کالنگ فار پیومینٹی
۹۰۔بیسک ٹیچنگ آف اسلام
۹۱۔محمد دی لاسٹ پرافٹ انڈ ردی شیڈ آف وید
۹۲۔ہندو رلیجن اِٹس سیکٹ آرگنائزیشن اینڈ انٹروڈکشن آف اِٹس انسٹی ٹیوشن
۹۳۔دی سوارڈ آف اسلام

ترجمہ کی ہوئی کتابیں

۹۴۔رمضان کا تحفہ (مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی)
۹۵۔منتخب احادیث (حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی)
۹۶۔دار ارقم کا احسان انسانی دنیا پر (حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)
۹۷۔قادیانیت نبوت محمدی کے خلاف بغاوت (شیخ محمد بن عبداللہ السبیل)
۹۸۔یکساں سول کوڈ اور ہلاؤ کے ادھکار (محمد سید محمد رابع حسنی ندوی)
۹۹۔مالک الملوک (محمد مصطفیٰ قادری)
۱۰۰۔یتیموں کی کفالت (محمد عامر صدیقی ندوی)
۱۰۱۔مانو تا آج بھی اسی چوکھٹ کی محتاج ہے (سید محمد حسنی)

ہندی کتابیں

۱۰۲۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ۔20X30X8)
۱۰۳۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ۔20X30X16)
۱۰۴۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ۔20X30X32)
۱۰۵۔تفسیر فاروقی (جلد اول)
۱۰۶۔تفسیر فاروقی (جلد دوم)
۱۰۷۔تفسیر فاروقی (جلد سوم)
۱۰۸۔تفسیر فاروقی (جلد چہارم)
۱۰۹۔تفسیر فاروقی (جلد پنجم)
۱۱۰۔تفسیر فاروقی (جلد ششم)
۱۱۱۔تفسیر فاروقی (جلد ہفتم)
۱۱۲۔قرآن کا پیغام (پارہ عمہ کی تفسیر)
۱۱۳۔اسلام دھرم کیا ہے؟
۱۱۴۔انتم سندیشٹا کب کہاں اور کون
۱۱۵۔جہاد آتنکواد اور اسلام
۱۱۶۔پوتر قرآن کا سندیش انسانی دنیا کے نام
۱۱۷۔تفسیر سورۃ الفاتحہ
۱۱۸۔اسلام کیا ہے؟
۱۱۹۔کفر وشرک کی حقیقت
۱۲۰۔توحید کی حقیقت
۱۲۱۔لا الٰہ الا اللہ کی گواہی
۱۲۲۔سرشٹی کا شرشٹا کون؟
۱۲۳۔پراکرتک ایش دوتوں کا دھرم اور پرلوک وشواش
۱۲۴۔اللہ کے ادھکار اور بندوں کے ادھکار
۱۲۵۔اسلامی شاشن اور شاشک ابتہاسک روشنی سے
۱۲۶۔اسلام کی بنیادی معلومات

غیر مسلم بھائیوں کے مطالعہ کے لئے مفید کتابیں

(درج ذیل ترتیب کے مطابق مفتی محمد سرور فاروقی ندوی کی ہندی تصانیف)

۱۔ سرشٹی کا نرمشا کون؟	25	۱۴۔ توحید کی حقیقت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	40
۲۔ مانو ایکتا اور شانتی سندیش	30	۱۵۔ جہاد آتنکواد اور اسلام	180
۳۔ اذان کیا ہے؟	30	۱۶۔ جنت کے حالات اور جنتی (قرآن وسنت کی روشنی میں)	100
۴۔ پراکرتک نیم اور انسان کا پرمیشور سے سمبندھ	30	۱۷۔ اسلام دھرم کیا ہے؟ (قبول حق کے بعد اسلامی کورس)	250
۵۔ مانو کلیان سمبندھی اُپدیش	30	۱۸۔ پوتر قرآن کا سندیش انسانی دنیا کے نام	20
۶۔ اسلام دھرم تلوار سے پھیلایا سداچار سے	60	۱۹۔ قرآن کا پیغام (پارہ عم ترجمہ اور تشریح)	180
۷۔ انتم سندیشٹا کہاں کب اور کون؟	150	۲۰۔ قرآن کا پیغام (قرآن کا آسان ہندی ترجمہ)	130
۸۔ اسلامی راجیہ کی شاسن ویوستھا	60	۲۱۔ تفسیر فاروقی (قرآن کی ہندی تفسیر سات جلدوں میں)	4200
۹۔ جہاد اور آتنکواد میں انتر	30	۲۲۔ رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک اور آپ کی سنتیں	80
۱۰۔ غیر مسلموں کے ساتھ ویوہار (فقہی مسلک کی روشنی سے)	60	۲۳۔ رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ زندگی	35
۱۱۔ کفر اور شرک کی حقیقت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	90	۲۴۔ حضرت محمد ﷺ کی باتیں	50
۱۲۔ اسلام؟	10	۲۵۔ اسلامی وراثت کی تقسیم	30
۱۳۔ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی	20		

غیر مسلموں میں دعوت کا کام کرنے والوں کے لئے معاون کتابیں

۱۔ اعمال کو باطل کرنے والی چیزیں اور نیت کی اہمیت	30	۱۴۔ تفسیر فاروقی (قرآن کی ہندی تفسیر ۷ جلدوں میں)	4200
۲۔ خالق کائنات اور ہمارا اس سے تعلق	30	۱۵۔ امت محمدیہ کی عزت کا معیار	30
۳۔ غیر مسلموں میں طریقۂ دعوت اسلوب انبیاء کی روشنی میں	90	۱۶۔ اسلام میں جزیہ خراج اور ذمیوں کے اختیارات	20
۴۔ ہندو دھرم فرقے، تنظیمیں اور اداروں کا تعارف	150	۱۷۔ تعدد ازدواج اور اسلام (مذہب عالم کی روشنی میں)	30
۵۔ آخری رسول کہاں، کب اور کون؟	150	۱۸۔ مسلمانوں کے فرقے اور ان کے عقائد	75
۶۔ حضرت محمد ﷺ کا ذکر اور مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں	45	۱۹۔ اسلامی معاشیات کا تقابلی جائزہ (تاریخ کے آئینہ میں)	30
۷۔ غیر مسلموں سے دوستی یا دشمنی (اعتراضات کے تناظر میں)	40	۲۰۔ بودھ دھرم اور اسلام	30
۸۔ اسلام کے خلاف الزامات اور اس کی دعوت کا اثر	50	۲۱۔ زبردستی اسلام قبول کروانے کی ممانعت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	50
۹۔ قرآن میں انسان کا مقام اور اس کی اعلیٰ مقصد	30	۲۲۔ اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق	50
۱۰۔ قرآن کے مثالی نمونے اور لازوال معجزہ	30	۲۳۔ جہاد آتنکواد اور اسلام	180
۱۱۔ غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی	35	۲۴۔ اسلام دھرم تلوار سے پھیلایا سداچار سے	60
۱۲۔ حضرت محمد ﷺ اور جزیرۂ عرب	45	۲۵۔ نبیوں کی دعوت و تبلیغ کے پانچ اہم صفات	400
۱۳۔ قرآن کا پیغام (قرآن کا آسان ہندی ترجمہ/ اردو ترجمہ)	300	۲۶۔ اسلامی راجیہ کی شاسن ویوستھا	60

نبیوں کی دعوت و تبلیغ

کے

پانچ اہم صفات

(کلمہ، اعمال، آخرت، اخلاص و دعوت سے متعلق منتخب آیات واحادیث)

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

(صدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن

ندوہ روڈ، ڈالی گنج لکھنؤ، یوپی، الھند